اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور، پنجاب پاکستان

مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج

محمد فیض احمد اویسی رضوی

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی

مدیر

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

مقام اشاعت

دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ

سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

تصوف سے متعلق حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی خدمات

مضمون نگار۔ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

مدیر ماہنامہ ''فیض عالم بہاولپور''

اہل اسلام کے خلاف بڑے بڑے فتنے اٹھ رہے ہیں کہیں توہین الوہیت کو توحید کا نام دیا جا رہا ہے کہیں شان رسالت میں گستاخی بڑی بے باکی سے ہو رہی ہے۔ اہل اسلام کے متفقہ عقائد و معمولات میں ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت رخنہ اندازی کی جا رہی ہے۔ ظلم کا معاملہ بایں جا رسید کہ دنیا بھر میں اسلام کی روشنی پھیلانے والے اولیاء کرام محبوبان خدا کے دامن کرم سے اہل اسلام کو دور کرنے کے لیے بعض نام و نہاد چرب زبان مقررین بتوں کی مذمت میں نازل شدہ آیاتِ قرآنی اپنی تقاریر میں پڑھ کر محراب و ممبر کا تقدس پامال کر رہے ہیں۔ اندھیر نگری کا عالم یہ ہے کہ مختلف ٹی وی چینلز پر عالم دین کے لبادہ میں صوفیاء کرام کے خلاف زہر اُگلا جا رہا ہے اولیاء کرام کے مزارات جو صدیوں سے انسانیت کے لیے امن و سلامتی کا نشان سمجھے جاتے ہیں جہاں دکھ و درد کے ماروں کو ذہنی، قلبی، روحانی سکون کی خیرات ملتی ہے وہاں خودکش حملوں کے ذریعے آدمیت کا خون بہایا جا رہا ہے۔ اہل اسلام کی آنے والی نسل کے عقائد کو خراب کرنے کے لیے کہا جا رہا ہے کہ صوفی ازم اسلام سے متصادم ہے۔ بے وقوفی دیکھیں کہ۔ خرد کا نام جنوں رکھ دیا۔

حقائق سے آگاہ و آشنا حضرات جانتے ہیں کہ اسلام کی روح کا نام تصوف ہے رواں صدی میں جن شخصیات نے تصوف کے خلاف یہود و ہنود کی سازش کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور تصوف کے متعلق امت مسلمہ کو علمی جواہر پارے عطا فرمائے ان میں حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ کا نام درخشندہ و تابندہ ہے۔ آپ نے سو سے زائد کتب و رسائل تصوف پر لکھے ہیں ان کتب و رسائل کے اسماء لکھے جاتے ہیں ملاحظہ کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین اما بعد

اس مختصر مقالہ میں الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی نے اپنے قبلہ و کعبہ سیدی مرشدی مولائی حضور والد گرامی مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ کی تصوف سے متعلق تصانیف کا ذکر عرض کرتا ہے۔ بعض تصانیف کا اجمالی تعارف بھی عرض کروں گا۔ اپنے اصل موضوع سے پہلے قارئین کرام کے لیے علامہ محمد اعجاز قادری کراچی کا تصوف سے متعلق ایک مضمون پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو انہوں نے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے متعلق کتاب'' مظلوم مصنف'' میں لکھا ہے تاکہ ہم جانیں کہ

تصوف کی کیا حقیقت ہے؟ تصوف کسے کہتے ہیں۔ (الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی)

تصوف کیا ہے؟

تصوف کے لغوی معنی اور اشتقاق کے تعین میں کئی اقوال و آراء موجود ہیں اور پھر یوں ہی لفظ صوفی کے ماخذ میں بھی مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں جن میں سے کسی کا تعین دشوار ہے۔۔ اصطلاحی تعریف میں نہایت احسن تعریف ''علامہ ابن خلدون'' کی ہے وہ اپنے ''مقدمہ'' میں لکھتے ہیں

(۱) اصل التصوف العکوف علی العبادۃ والانقطاع الی اللہ تعالیٰ والاعراض عن زخرف الدنیاوز ینتھاوالزھد فیمایقبل الیه الجھور من لذۃ ومال وجاہ

تصوف کا معنی ہے عبادت کرنا مواظبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا، دنیا کے زیب وزینت کی طرف سے روگردانی کرنا، لذت مال اور جاہ جس کی طرف عام لوگ متوجہ ہیں اس سے کنارہ کش ہونا۔

(۲) امام ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ علیہ ''تصوف'' کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

لیس التصوّف رسمًا و علما ولکنه خلق

یعنی تصوف نہ رسم ہے نہ علم بلکہ یہ خلق کا نام ہے۔

(۳) امام ابو محمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ ''تصوف'' کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی

ہر اعلیٰ اور عمدہ خلق میں داخل ہونا اور ہر رذیل عادت سے باہر نکلنا تصوف ہے۔

(۴) امام سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ''تصوف'' کی تعریف یوں فرماتے ہیں

التصوف ھو ان یمیتك الحق عنك و یحییك به

تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کردے اور اپنی ذات کے ساتھ تجھے زندہ کردے۔

(۵) امام ابوبکر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں تصوف کی تعریفات کا خلاصہ ان الفاظوں سے بیان کرتے ہیں

التصوف صفاء و مشاھدۃ

یعنی تصوف تزکیہ اور مشاہدہ کا نام ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۶) مفکر اسلام قلندر لاہور حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے فرمایا ہے کہ

"طریقت یعنی تصوف یہ ہے کہ انسان تہہ قلب میں احکام شرعی کی حقانیت اور صداقت کا احساس کرے یہی عشق حقیقی کی راہ ہے"(انوار العلوم شرح مثنوی)

علم تصوف کے متعلق چند مقتدر علماء کرام

اور ان کی گراں مایہ تصانیف

(۱) شیخ ابو نصر عبداللہ بن علی سراج طوسی	کتاب اللمع
(۲) شیخ ابو طالب محمد بن علی حارثی مکی	قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب
(۳) شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد سلمی نیشاپوری	طبقات الصوفیہ
(۴) شیخ ابو القاسم عبدالکریم قشیری	رسالہ قشیریہ
(۵) شیخ ابو الحسن علی ہجویری داتا گنج بخش	کشف المحجوب
(۶) حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی	احیاء العلوم
(۷) امام ابو الفرج عبدالرحمٰن جوزی	صفوۃ الصفوۃ
(۸) امام الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی	فتوح الغیب
(۹) شیخ شہاب الدین سہروردی	عوارف المعارف
(۱۰) شیخ محی الدین العربی	فتوحات مکیہ

نوٹ مندرجہ بالا سطور میں نہایت اجمال کے ساتھ تصوف کے علماء اور اُن کی گراں مایہ تصانیف میں سے چند کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے ورنہ تصوف سے متعلق بے شمار کتب لکھیں گئیں ہیں مگر اِن اوراق میں اُن تمام کا احاطہ ممکن نہیں ہے یہاں فقط اُن خاص آئمہ کے اسماء لکھے ہیں جو کہ بالخصوص اس علم تصوف کے حوالے سے مشہور ہوئے ہیں۔

(مظلوم مصنف از علامہ محمد اعجاز قادری)

اب ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی علم تصوف اور صوفیاء کرام سے متعلق تصانیف کا اجمالی تعارف

صوفیاء کرام اہل اسلام کے محسن ہیں دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کے نور کی روشنی صوفیاء کرام نے پہچانے میں اہم کردار ادا کیا لیکن یہود و ہنود نے اس عظیم المرتبت گروہ کے خلاف کام کرنے کے لیے مسلمانوں کے روپ اپنے ایجنٹ پیدا کئے اب بھی تصوف اور صوفیاء کرام کے خلاف نجدی وہابی ابن تیمیہ اور اس کے متبعین نے ہرزہ سرائی کر کے اپنی دنیا و آخرت برباد کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں تصوف کے خلاف با قاعدہ ادارے ہیں ہمارے وطن عزیز ملک پاکستان میں بھی ایسے کم بخت موجود ہیں جو صوفیاء کرام خلاف لاف گراف بکتے ہیں۔ حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے تصوف اور صوفیاء کرام کے حوالہ سے ڈیڑھ سو کے قریب کتب و رسائل تحریر فرمائے۔ بہت ساری کتب ر رسائل شائع ہو کر منظر عام آ ئی چ ہے کہ۔

جذبہ صادق شامل ہو تو کوئی طلب ناکام نہیں

حضور فیض ملت قدس سرہٗ کا قلم کمان بن کر نجد کے قلعوں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا صوفیاء کرام پر کہیں سے بھی گستاخانہ آواز آئی تو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کا لکھا ہوا رسالہ وہاں پہنچ گیا۔

صوفیاء کرام کی لکھی ہوئی ضخیم عربی رفارسی کتب کے اردو تراجم کر کے دنیا میں اردو خواندہ حضرات کے لیے تصوف کو سمجھنا آسان بنایا چند تصانیف اجمالی تعارف جن کی شرح یا ترجمہ فرمایا۔

(۱) احیاء العلوم ﴾ حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) کی تصوف میں معروف کتاب ہے جسے تصوف میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔

☆ اہل علم حضرات نے کہا کہ علم تصوف میں اس کتاب کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے اس کے مطالعہ سے ہزاروں گم گشتہ راہِ ہدایت پا رہے ہیں یہ عظیم الشان کتاب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور نظر ہے۔

☆ اس کتاب میں امام غزالی علیہ الرحمہ نے تصوف کے حقائق کا انکشاف فرمایا اولیاء کرام صوفیاء عظام اس کتاب کو باقاعدہ منزل کی طرح اور دو وظائف میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ تصوف کے عظیم رہنما امام المکاشفین حضرت الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۲ھ) احیاء العلوم کو کعبہ معظمہ کے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ (شرح احیاء العلوم)

☆ اسی طرح محدث زین الدین العراقی، امام عبدالغافر فارسی، حضرت شیخ علی، شارح مسلم امام نووی، شیخ عبداللہ گازرونی رحمھم اللہ وغیرہم احیاء العلوم کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ حضرت شیخ عبداللہ عیدروس رحمۃ

اللہ علیہ کوتو احیاء العلوم حفظ تھی۔

☆اس کتاب کا اردو ترجمہ دیوبندیوں نے کیا کمالات مصطفی ﷺ کی عبارات اپنے رنگ میں پیش کر کے امت مسلمہ کے شریں عقیدہ میں زہر گھولنے کا کام کیا گیا۔ حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے اس بابرکت کتاب کا عشق رسول کریم ﷺ میں ڈوبا ہوا اردو ترجمہ انطاقِ المفهوم ترجمه احیاء العلوم للغزالی ۴ جلدوں میں کر کے عاشقان مصطفی ﷺ کے لیے راحت کا سامان کیا۔

پہلی جلد (۶۸۸ صفحات) میں تصوف کے حوالہ سے ایک مقدمہ میں تحریر فرمایا اور شبلی نعمانی کی طرف سے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر کیئے گئے اعتراضات کے مدلل ومحقق جوابات لکھے۔

(دوسری جلد ۶۶۳ صفحات، تیسری جلد ۶۳۸ صفحات، چوتھی جلد یہ چاروں جلدیں نہایت ہی خوبصورت انداز میں شبیر برادز اردو بازار لاہور نے شائع کی ہیں عام مل جاتی ہیں)

(۲) حلیۃ الاولیاء ترجمہ وحاشیہ

(۳) تنبیہ المغترین ترجمہ وحاشیہ

(۴) روض الریاحین ترجمہ وحاشیہ

(۵) مثنوی معنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

صدائے نوی شرح مثنوی معنوی

امام جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ) کی تصوف میں مقبول ترین کتاب مثنوی مولوی ومعنوی جو اہل معرفت کے نزدیک شریعت وطریقت کے رموز واسرار کا بیش بہا خزانہ ہے۔

☆عارف علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی کے فضائل میں منظوم کلام لکھا اس کا ایک شعر یہ ہے کہ

مثنوی مولوی ومعنوی۔ ہست قرآن درزبانِ پہلوی

مولانا روم کی مثنوی پہلوی زبان میں قرآن ہی تو ہے۔

☆مثنوی کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی نے الافاضات الیومیہ میں لکھا کہ جس کا کوئی مرشد نہ ہو وہ مثنوی مولانا روم کا باقاعدہ مطالعہ رکھے یہ مرشد کا کام دے گی۔

☆علامہ محمد اقبال قلندر لاہوری تو مولانا روم کو اپنا مرشد مانتے ہیں۔

☆علم تصوف کے حوالہ سے مثنوی کو جس قدر مقبولیت اور شہرت ملی فارسی کی کسی اور کتاب نہ مل سکی اس کی بے شمار شروحات لکھی گئیں۔اس کے چھ دفاتر کی بہترین شرح بنام'' صدائے نوی شرح مثنوی معنوی''۲۵ جلدوں میں حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے تحریر فرمائی۔

☆حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے اس شرح کا آغاز اپنے آبائی گاؤں بستی حامد آباد مدرسہ منبع الفیوض میں ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۸۱ھ کو فرمایا۔

اس شرح کی پہلی جلد میں مورخہ ۶ جمادی الآخر ۱۳۹۵ھ ۱۸ مئی ۱۹۷۵ء بروز یک شنبہ کو ایک جامع مضمون ''فیض القوی فی فضائل مثنوی'' تحریر فرمایا اس مضمون میں آپ نے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف تصوف میں ان کی خدمات، لفظ ''مثنوی'' کا لغوی واصلاحی معنی اور مثنوی معنوی کی مختلف زبانوں میں چالیس شروحات کے اسماء اور شارح کا نام ایک نہایت ہی اہم اور معلوماتی مضمون ہے۔

شریعت وطریقت کا ذوق رکھنے والے اہل علم حضرات میں یہ بہت مقبول ہوئی اس کی ۶ جلدیں مطبوعہ ہیں مکتبہ اویسیہ بہاولپور سے دستیاب ہیں۔پہلی جلد کے ۶۴۲ صفحات ہیں۔

(۶)عون المعبود فی مسئلۃ وحدۃ الوجود

(۷)مرقاۃ السالکین ترجمہ وشرح مرآۃ العارفین (تصنیف:امام عالی مقام امام حسین ﷛)

زیر نظر کتاب کے ۳۳۵ صفحات ہیں یہ دراصل نواسہ رسول ﷺ سیدنا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کے رسالہ مرأۃ العارفین کی شرح ہے۔

حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے اس کے ابتدائیہ میں حمد وصلوٰۃ کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

فقیر کو متعدد احباب نے'' مرأۃ العارفین'' کی شرح لکھنے کا حکم فرمایا مسئلہ وحدۃ الوجود میں یہ ایک عجیب تصنیف ہے یہ فن دور حاضرہ میں اجنبی سمجھا جاتا ہے متاثرہ فرقے تو اس کے دشمن ہیں اس کے مٹانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔لیکن افسوس اہلسنت کے بعض پیر صاحبان اور علماء کہلوانے والے اور عوام اس سے بالکل نا آشنا ہیں بلکہ جاہل کہہ دوں تو بجا ہے حالانکہ ہمارے مشائخ کرام وعلماء عظام کا یہ فن اوڑھنا بچھونا تھا حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام فرید چاچڑانی اور قبلہ عالم حضرت قبلہ سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہما کے دور اقدس میں اس فن کا خوب چرچا تھا لیکن اس کے سمجھنے کے لیے علمی وسعت ضروری ہے۔ورنہ دور حاضرہ میں کئی فرقے اس فن کے نام پر جہالت کا شکار ہو کر گمراہی پھیلا رہے ہیں بلکہ الٹا

WWW.NAFSEISLAM.COM

اہلسنت کو بدنام کررہے ہیں۔ (فقیر اویسی غفرلہ)

☆اس میں شرح میں حضور سیدنا امام عالی مقام ﷺ کے ہر قول کی شرح قرآن وحدیث سے بیان فرمائی کہ پڑھنے والا معرفت کے سمندر سے فیض یاب ہوتا ہے سلوک کی منزلیں طے کرنے والے سالک کے لئے شرح رہنما ہے حضور فیض ملت نے اس شرح کی تکمیل ۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ کو فرمائی۔ جس کی ترتیب وتزئین حضرت سید علی اکبر گیلانی نے کی۔ جسے نہایت ہی عمدہ کتابت مضبوط جلد کے ساتھ نجابت علی تارڑ نے زاویہ پبلشرز لاہور سے شائع کیا۔ یہ کتاب مارکیٹ میں عام مل جاتی ہے۔

(۸) ترجمہ منہاج العابدین للغزالی

(۹) ترجمہ وشرح فتوحات مکیہ

یہ کتاب حضرت محمد بن علی بن محمد المعروف الشیخ محی الدین ابن العربی (المولد ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ متوفی ۶۳۲ھ) کی ہے حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے اس کے ابتداء میں امام ابن العربی کے تعارف پر ایک جامع مضمون تحریر فرمایا ہے۔ ایک نہایت ہی اہم معلوماتی بات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام ابن العربی وحدۃ الوجود کے موجد ہیں۔ اہل تصوف انہیں امام المکاشفین کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں کہ اہلسنت عوام بلکہ علماء ومشائخ کرام سے اپیل ہے کہ آپ (ابن العربی) کے حالات وکمالات کی بھرپور اشاعت کریں اس لیے کہ حضرت ابن العربی قدس سرہٗ کی مخالفت میں ابن تیمیہ کے معتقدین ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں آپ حضرات کا فرض ہے کہ اپنے شیخ کا بھرپور تعارف کرائیں فقیر کی یہ کاوش اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ (فقیر اویسی غفرلہٗ)

فتوحات مکیہ کا ترجمہ وشرح کا آغاز آپ نے ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ کو فرمایا۔ اس عظیم کتاب کا ترجمہ وشرح کا مسودہ طباعت کا منتظر ہے۔ جبکہ اس کا کچھ حصہ ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور شوال المکرم ۱۴۱۸ھ کے شمارہ میں قسطوار شائع ہوا تھا۔

(۱۰) نفحات الانس ترجمہ وحاشیہ

(۱۱) منبہات لابن حجر ترجمہ و حاشیہ

(۱۲) مرغوب القلوب شمس تبریز

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱۳) اسرار الابرار اخبار الاخیار (تاریخ وتصوف)

اخبار الاخیار حضرت برکۃ المصطفیٰ فی الہند الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی فارسی زبان میں وہ عظیم تصنیف ہے جس میں پاک وہند کے چار سو کے قریب صوفیاء اولیاء کرام کے مستند حالات واقعات درج ہیں۔ حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے اس کتاب کا اردو ترجمہ وحاشیہ لکھا ہے۔ آپ کو اس کے ترجمہ کی ضرورت کیوں پیش آئی کتاب کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں کہ اخبار الاخیار کا ترجمہ سوائے دیوبندی مسلک کے علماء کے کسی نے نہیں کیا جس کی تصدیق وتائید مولوی محمد شفیع دیوبندی نے کی لیکن صد افسوس مترجم نے ترجمہ میں خیانت سے کام لیا اور حواشی میں عقائد ونظریات اہلسنت کی اشارات وکنایات سے تردید کرتا چلا گیا۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اس کتاب کا مکمل وصحیح ترجمہ کیا جائے جس سے مصنف کا مسلک واضح ہو۔ فقیر نے نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ حواشی سے بھی کتاب کو مزین کیا اور آخر میں بعض اکابر کے تذکرہ کا بھی اضافہ کیا تاکہ قارئین اسلاف صالحین کے تذکرے کے مطالعہ سے بھرپور طریقہ سے روحانی استفادہ فرماسکیں۔ عرصہ سے فقیر کو اس کے ترجمہ کی اشاعت کا شوق تھا لیکن وہی پرانا مسئلہ" قلمے دارم درمے ندارم"

اس کے ترجمہ وحواشی کا آغاز آپ نے ۱۲ جمادی الآخر ۱۴۱۷ھ بمطابق ۳۰ راکتوبر ۱۹۹۶ء بروز بدھ قبل از عصر فرمایا۔

کتاب کے شروع میں حضرت الشیخ المحقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور آپ کی علمی، دینی خدمات کا تذکرہ بڑے محققانہ انداز تحریر فرمایا۔ اس کے ترجمہ وحاشیہ میں ایک اہم بات کی نشاندہی کرتے ہوئے آپ نے لکھا

اخبار الاخیار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی تصنیف مستند سمجھی جاتی ہے یہاں تک کہ مناظرہ میں مخالفین پر حجت قائم کرنے کے لیے اس کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔ مطبع مجتبائی دہلی سے بارہا مرتبہ شائع ہوئی حال ہی میں گمبٹ ضلع خیرپور میرس (سندھ) میں اسی کا عکس شائع ہوا ہے۔ فارسی زبان متروک ہونے پر فضلاء دیوبند نے حسب عادت اسے اردو میں مختلف کاریگروں سے ترجمہ کرایا انہوں نے اپنی کاریگری دکھائی کہ اصل فارسی کی ترجمانی کے بجائے مفہوم ومطلب پر اکتفاء کیا اور کہیں کہیں ہر ممکن مفہوم بدلنے کی بھی کوشش کی جسے فقیر نے اپنے ترجمہ کے وقت حاشیہ میں نشاندہی کی ہے۔ مفتی محمد شفیع کراچی سابق مفتی دارالعلوم دیوبند کے زیراہتمام شائع شدہ ترجمہ میں مولوی فاضل اور مولوی عبدالسبحان مدرسین دارالعلوم کراچی نے (مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی) ترجمہ میں اپنے مسلک دیوبند کے خلاف کوئی جملہ دیکھا تو اس نے حاشیہ پر اپنے مسلک کے اشارے لکھے۔

☆ حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے دیوبندیوں کے ترجمہ میں خیانت کے نمونے لکھ کر اہل انصاف کو دعوت فکر دیتے ہوئے

WWW.NAFSEISLAM.COM

فرمایا ہے کہ اسلاف کی کتب میں اس کی علمی خیانت عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

کتاب اخبار الاخیار کے ترجمہ ساتھ مفید حاشیہ پر شرح میں مصنف کتاب کے مسلک حق اہلسنت کی وضاحت تحریر فرمائی ہے کتاب میں صوفیاء کرام اور تصوف کی اصطلاحات کو بڑے مدلل انداز سے تحریر کیا گیا ہے۔

حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی ایک تحریر سے اندازہ ہوتا ہے آپ نے اس کے ترجمہ اور حاشیہ سے مورخہ ۲۴ر شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۹۷ء شب سوموار کو فراغت پائی۔ اس کے ۶۵۶ صفحات ہیں اسے ۲۰۱۰ء میں محترم نجابت علی تارڑ نے خوبصورت مضبوط جلد کیساتھ زاویہ پبلشرز لاہور سے شائع کی جو عام مل جاتی ہے۔

(۱۴) بے عمل پیرو جاہل مرید (مطبوعہ ہے)

اس رسالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے نام نہاد جاہل صوفی جو یہ کہتے ہیں طریقت اور شئی ہے اور شریعت اور دیگر آپ نے ان بہروپیوں کے خلاف قلمی جہاد فرما کر اہل ایمان کو ان کے شر سے بچنے کی تاکید فرمائی اور دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا کہ دور رہوان سے یہ شریعت و طریقت نہیں بلکہ طریق جہنم ہے اس رسالہ کی اشاعت شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ دسمبر ۱۹۹۹ء میں قطب مدینہ پبلشرز کراچی نے جب یہ رسالہ میدان آیا تو بہت سارے مشائخ طریقت نے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی تحسین وآفرین فرمائی جبکہ جاہل پیروں نے حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے خلاف محاذ آرائی شروع کردی جس ذکر آپ نے اپنے رسالہ اصلی ونقلی پیر میں فرق میں یوں فرمایا۔

فقیر ایک عرصہ سے غلط قسم کے پیروں وفقیروں سے مصروف جہاد ہے لیکن افسوس کے میری سنی برادری میرے ساتھ تعاون کرنے کے بجائے اُلٹا غلط قسم کے پیروں وفقیروں کا ساتھ دیتے ہوئے فقیر سے مخالفت بلکہ اذیت رسانی تک نوبت پہچاتے ہیں۔ لیکن گداگر کا کام ہے خیرات لینا۔

آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گداں را

فقیر صدا لگا رہا ہے امید ہے کہ یہ صداء بصحراء ثابت نہ ہوگی انشاء اللہ یہ آواز کبھی صور اسرافیل بن جائے گی۔

(ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی)

وقت نے ثابت کر دیا کہ جب بھی کوئی ناقبت اندیش پیروں فقیروں کے روپ میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی امت کے ساتھ دھوکہ دہی کرتا حضور فیض ملت نو اللہ مرقدہٗ کا قلم کمان بن کر اس کی سرکوبی کرتا۔

اب یہ رسالہ نایاب ہے کوئی بندہ خدا اس کی دوبارہ اشاعت کرے تو اولیاء کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

(۱۵) تصوف بدعت ہے یا سنت؟ (۲ جلدیں)

اس کتاب کے شروع میں دو مقدمے تحریر فرمائے۔ مقدمہ نمبر ۲ میں فرماتے ہیں کہ

امابعد سال ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء حاضری حرمین طیبین پر مکہ مکرمہ میں ایک دوست اپنے دولت کدہ پر لے گئے چند عربی کتب عطا فرمائیں ان میں چند ایک کا مطالعہ کیا تو حیران ہوگیا کہ یا اللہ وہ مقدس گروہ (صوفیاء کرام) جنہوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر اسلام کی خدمات انجام دیں آج انہیں دشمن اسلام ثابت کیا جارہا ہے فقیر کے ہاں دفاعی صورت میں صرف قلم ہے اس لیے چند اوراق اس تاریکی کو دور کرنے کے لیے وقف کرتا ہوں۔

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ۲۳ شوال ۱۴۰۸ھ

اس کتاب میں تصوف کو بدعت کہنے والوں کی خوب خبر لی تصوف کے بمطابق قرآن وحدیث واضح فرمائے۔

☆اس کے بیشتر مضامین ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور میں شائع ہوئے جبکہ کتابی صورت میں محمد بلال رضا اویسی نے مکتبہ بزم اویسیہ ملتان سے ستمبر 2005ء میں طبع کرایا۔

(۱۶) اصلی اور نقلی پیر میں فرق

اس رسالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے نقلی پیروں کو بنیاد بنا کر تصوف اور صوفیاء کرام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں پر واضح فرمایا ہے ہم اہلسنت اسی پیر کو مانتے ہیں جو مصطفیٰ کریم ﷺ کا وفادار ہے وہ ہمارا سردار ہے۔

ایک موقعہ پر اہلسنت کے عظیم صحافی ملک محبوب الرسول قادری نے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ سے ایک انٹریو میں سوال کیا

سوال: ہمارا خانقاہی نظام تباہی کے دہانے پر ہے اس اہم مسئلہ کا حل کیا ہے؟

جواب: خانقاہی نظام خوب سے خوب تر تھا جب اس نشیمن کے مکین حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ اور سیدنا خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہٗ کے غلام تھے۔ اب اس نشیمن میں زاغوں کا بسیرا ہے یا ان کی اصلاح ہو جائے یا کوئی زاغوں کو اڑا کر شہبازوں کو بیٹھادے لیکن یہ دونوں۔

خیال است محال است وجنون۔ (سوئے حجاز لاہور)

اس رسالہ میں ایک اور بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ آج تک جو باطل فرقے صوفیاء کرام پر اعتراضات کرتے نہیں تھکتے تھے ان کے بڑے مولوی آج پیر بنے بیٹھے ہیں اپنے مدرسوں کے باہر خانقاہوں کے بورڈ لگائے ہوئے ہیں حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے ان نقلی پیروں کی پہچان بتائی ہے۔ رسالہ کے سرورق یہ شعر لکھا ہوا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
جینے کی خواہش ہے تو پہچان پیدا کر

زیر نظر رسالہ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ دسمبر ۱۹۹۹ء میں قطب مدینہ پبلشرز کراچی چھپوایا اب نایاب ہے۔

(۱۷) دل کی ۴۰ بیماریاں اور اُن کا علاج

اس رسالہ میں دل کی چالیس روحانی بیماریوں کی نشاندہی فرمائی اور ان کا علاج بھی تجویز فرمایا یہ رسالہ مطبوعہ ہے۔

(۱۸) الکشف فی التصوف

اس رسالہ میں تصوف کے اہم انکشافات کا ذکر فرمایا ۱۲ رشوال المکرم ۱۴۲۸ھ کو بہاولپور میں یہ رسالہ مکمل فرمایا جسے بزم فیضان اویسیہ کراچی نے صفر ۱۴۲۹ھ اپریل ۲۰۰۸ء میں شائع کیا۔

(۱۹) احادیث تصوف۔

(۲۰) افضل الودود فی مسئلہ وحدۃ الوجود

(۲۱) ابواب الجنان مفتوحہ علیٰ قلوب اولیاء الرحمٰن

(۲۲) آداب شیخ

(۲۳) انوار الکبریا فی اذکار الاولیاء

(۲۴) الہام

(۲۵) اذکار و اشغال

(۲۶) اولیاء قلندر

(۲۷) الاخلاف وعلیٰ اقدام الاسلاف

(۲۸) اسباق لطائف اشرفیہ

(۲۹) انوار مصطفیٰ فی کرمات الاولیاء

(۳۰) الفقراء علیٰ ابواب الامراء

(۳۱) الاصطلات والعملیات

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۳۲) آئینہ حال حقی

(۳۳) الستی شراب۔ (مطبوعہ ہے)

(۳۴) اولیائی تحت قبائی

(۳۵) اخبار الاخیار فی حکم السماع بالمزمار

(۳۶) انتباہ المریدین مع شرح

(۳۷) الانسان اشرف الاکون

(۳۸) انبیاء واولیا کا راستہ راہِ ہدایت ہے

(۳۹) اصلاحِ قوالی

(۴۰) الانسان سری۔ (فیض عالم میں قسطور شائع ہوا)

(۴۱) برکات مصطفی فی اذکار الاولیاء

(۴۲) بیعت کا جواز

(۴۳) پندنامہ جامی

(۴۴) پندسومند

(۴۵) تصوف اور اسلام

(۴۶) التصوف عربی

(۴۷) تصوف کی شرعی حیثیت

(۴۸) التکشف فی شرح احادیث تصوف

(۴۹) تقریر وحدۃ الوجود

(۵۰) تصوف عین شریعت

(۵۱) تجلیات الٰہی در مناجات سحر گاہی

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۵۲) تصور مرشد

(۵۳) فیض الوجود فی وحدۃ الوجود

(۵۴) تعارف سلاسل طریقت

(۵۵) تزکیہ نفس

(۵۶) نفس وشیطان کے دھوکے (مطبوعہ)

(۵۷) تصوف کیا ہے؟

(۵۸) حقیقت روح۔ (مطبوعہ ہے)

(۵۹) حقیقت تصوف

(۶۰) حقیقت محمدیہ رسالہ تصوف

(۶۱) حب درویشاں کلید جنت است

(۶۲) خلوت میں جلوت

(۶۳) حق پیر ومرشد

(۶۴) خلاصہ حلیۃ الاولیاء

(۶۵) خود پسندی مہلک بیماری

(۶۶) خرقہ خلافت کی حقیقت

(۶۷) دفع الشبہات فی الکشف والکرمات

(۶۸) الدراستہ فی حدیث الفراستہ

(۶۹) سماع بلا مزامیر

(۷۰) رد الخبطی فی کلمہ چشتی

(۷۱) سلسلہ نقشبندیہ کے چند اسباق

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۷۲)روحانی سلسلے

(۷۳)سلسلہ چشتیہ فریدیہ

(۷۴)سلسلہ اویسیہ بہ نسبت قادریہ

(۷۵)السلوك المجدديه سنت المحمديه۔

(۷۶)سلاسل اربعہ اور امام احمد رضا

(۷۷)سلسلہ نقشبندیہ اور اشاعت اسلام

(۷۸)شعر خواجہ محمد یار کی شرح

(۷۹)شجرہ قادریہ کی شرح۔

(۸۰)شرح ابیات باہو (۳ جلدیں)

(۸۱)شرح تلقین لدنی (تصنیف حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ)

(۸۲)شرح تحفہ نصائح (مصنف شیخ گیسودراز رحمہ اللہ علیہ)

(۸۳)شرح پندنامہ جامی

(۸۴)شرح انتباہ المرید

(۸۵)شرح فصوص الحکم (تصنیف امام ابن عربی)

(۸۶)شرح انوار احمدی

(۸۷)شرح سلسلہ چشتیہ فریدیہ

(۸۸)شرح تحفہ مرسلہ

(۸۹)شرح مرقع کلیمی (مصنف حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی)

(۹۰)شرح ملفوظات اویس

(۹۱)صوفیاء کرام اور اشاعت اسلام

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۹۳)الطریقة فی الشریعة

(۹۴)صلوٰۃ العارفین

(۹۵)الطریق المستوی للمریدو المراداللعنوی

(۹۶)طواف کعبہ گرداولیاء

(۹۷)فیض القوی فی فضائل المثنوی و المعنوی

(۹۸)فضیلت سلسلہ قادریہ

(۹۹)الفقرفخری

(۱۰۰)علاج الامراج جسمانی بہ نسخ ہائے روحانی۔

(۱۰۱)فیض الغفارشرح پندنامہ عطار(تصنیف شیخ فریدالدین عطار)

(۱۰۲)فیض قلندرشرح سکندر(تصنیف حضرت نظام الدین گنجوی)

(۱۰۳)فیض حمیراشرح یوسف زلیخاء(تصنیف عبدالرحمٰن جامی)

(۱۰۴) فضل الودود فی اصول وحدة الوجود

(۱۰۵)القول السداد فی بیان المرید والمراد

(۱۰۶)فتوحات اسلام میں اولیاء کے کارنامے

(۱۰۷)منصوربن حلاج

(۱۰۸)مشائخ قادریہ

(۱۰۹) ملفوظات خواجہ غلام فرید

(۱۱۰)مثنوی کی کہانیاں

(۱۱۱)مرقع کلیمی مع اضافات اویسی۔

(۱۱۲)وحدة الوجود

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱۱۳) اعدائے صوفیہ

(۱۱۴) ترجمہ فوائد فریدیہ مع مقدمہ وحواشی۔

(۱۱۵) معرفت الٰہی کے چند اسباق

(۱۱۶) وحدۃ الوجود والشہود

(۱۱۷) وحدۃ الوجود اور امام احمد رضا۔

۱۱۸) وحدۃ الوجود اور غالب

(۱۱۹) وحدۃ الوجود اور قرآن

(۱۲۰) اسرار ومعارف

(۱۲۱) بدر الہدایۃ

(۱۲۲) توشہ آخرت

(۱۲۳) سبیل الوصول

(۱۲۴) سراج السالکین

(۱۲۵) فنا وبقا (مطبوعہ ہے)

(۱۲۶) سلوک العارفین

(۱۲۷) عین الیقین

(۱۲۸) عین البصائر

(۱۲۹) غذائے روح

(۱۳۰) فوائد السالکین

(۱۳۱) کشف القلوب

(۱۳۲) گلشن راز کی شرح

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱۳۳) گنج تصوف

(۱۳۴) مقالات صوفیہ

(۱۳۵) ہدایت المریدین

(۱۳۶) رسالہ امام ابن العربی کا تعارف

اس میں رسالہ امام لمکاشفین وحدۃ الوجود کے موجد حضرت محمد بن علی بن محمد المعروف الشیخ محی الدین ابن العربی (المولد ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ متوفی ۶۳۲ھ) کی مختصر سوانح عمری اور ان کے تصوف بالخصوص مسئلہ وحدۃ الوجود میں خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

یہ رسالہ ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور فروری ۱۹۹۸ء سے قسطوار شائع ہوا۔

(۱۳۷) اصطلاحاتِ تصوف

(اس کتاب تصوف کی جملہ اصطلات کی تعریف اور اس کے اقسام کا ذکر نہایت تفصیل سے بیان فرمائے)

(۱۳۸) روح کو موت نہیں

اس رسالہ میں حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے روح کی بقا کے دلائل تحریر فرمائے ہیں معتزلہ کا خوب رد فرمایا ہے۔ جسے عطاری پبلشرز کراچی نے محرم الحرام ۱۴۲۲ھ اپریل ۲۰۰۱ء میں شائع کیا۔

تصوف سے متعلق چند تصانیف کا ذکر فقیر نے اس مختصر مقالہ میں عرض کر دیا ہے اگر ہر کتاب / رسالہ کا اجمالی تذکرہ کیا جائے تو کئی ہزار صفحات بن جائیں۔

ابن حضور مفسر اعظم پاکستان مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ / ۲۴ دسمبر ۲۰۱۰ء قبل از جمعہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان

☆امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ شہر بریلی میں ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ، ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر پیدا ہوئے۔

☆آپ کا تاریخی نام المختار تھا۔ مروجہ علوم اپنے والد حضرت نقی علی خاں علیہ الرحمہ سے حاصل کئے۔

☆جن کو علمائے عرب وعجم نے ''مجدد دین وملت'' تسلیم کیا۔

☆امام احمد رضا نے سب سے پہلے اُس وقت ''دوقومی نظریہ'' کا پرچار کیا جب قائد اعظم اور علامہ اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے۔ امام احمد رضا ایسے عالم کہ جنھیں ہر علم پر دسترس حاصل ہے وہ کونسا فن ہے جو ان کی گرفت نہ ہو۔

☆وصال باکمال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ جمعۃ المبارک ہندوستان کے شہر بریلی میں ہوا۔

حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی ڈائری کا ایک ورق

میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں

مدینے شریف کا ذکر خیر آتا ہے۔ شبینہ، فوٹو اور ادب منافقین کون؟

علامہ محمد ارشد خامر القادری (ایم اے گولڈ میڈلسٹ) فاضل جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

محترم قارئین کرام:۔ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان الحاج علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہٗ العزیز نے در مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی اپنے نام کے ساتھ مدینہ کا بھکاری نہ صرف لکھا بلکہ مدینے سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات لیکر زندگی بھر خلق خدا میں میں تقسیم فرماتے رہے۔ آخر ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو لاکھوں عقیدت مندوں کو روتا چھوڑ کر محبوب حقیقی حسنین کریمین کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں عالم برزخ کو سدھر گئے۔ آپ نے دنیا میں شب وروز کیسے بسر کئے ان کے کمرہ خاص سے روزمرہ کی ڈائریاں ملیں جن میں ہر دن کے امور درج ہیں جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ علامہ محمد ارشد خامر القادری (ایم اے گولڈ میڈلسٹ) نے ان ڈائریوں پر کام شروع کیا ہے ان ڈائریوں پر صرف دن کی مصروفیات کا تذکرہ ہی نہیں بلکہ بہت قیمتی علمی جواہر پارے ہیں تو آیئے ہم'' فیض ملت کی ڈائری کا ایک ورق کے نام'' سے ایک مستقل سلسلہ آپ کے لیے شروع کر رہے ہیں لطف اندوز ہوں اور اپنی قیمتی آراء سے ضرور نوازیں۔ (الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج ہفتہ کا دن ہے یکم جنوری ہے اور سن عیسوی 1971ء ہے جبکہ ذیقعدہ شریف کی چار تاریخ اور اسلامی سال 1390ھ ہے۔

جامعہ اویسیہ رضویہ کا دروازہ متلاشیان حق اور تشنگان شریعت وطریقت کے لئے اپنے دست وبازو دراز کئے ہوئے ہے۔ یہ وہ درسگاہ علم وعرفان ہے جس کے درودیوار پر محبت رسول ﷺ کی قندیلیں روشن ہیں۔ اس کی عمارت پر عشق نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم لہرا رہا ہے۔ حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ درس قرآن وحدیث کی متاع بے بہا اور قیل وقال رحمت دارین کا اثاثہ تقسیم فرمانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ فقیر آج تعلیم وتدریس میں مشغول رہا۔ قارئین کرام آپ یہ تحریر پڑھتے ہوئے تصور کی کائنات میں چلے جایئے اپنے محسوسات اور جذبات کو تخیل کے جہاں میں منتقل کرتے ہوئے چند لمحات کے لئے اپنے ذات سے جدا ہوکر اس ہستی کی بارگاہ گوہر بار میں چلے جایئے۔ جہاں صرف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدائے دل کشا سنائی دیتی ہے۔ اس مسند کا کیا عالم ہوگا جس پر گنبد خضریٰ کے نور کی کرنیں برس رہی تھیں۔

حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے پڑھانے کا انداز اپنی مثال آپ ہے جوفرماتے ہیں مخاطب کے لوح قلب پر لفظ بہ لفظ منقش ہوجاتا ہے۔ فہم وادراک کے صفحات پر انمٹ نقوش مرتسم ہوجاتے ہیں۔

آپ صرف طلباء کے دماغ کو ہی نہیں دیکھتے تھے بلکہ دل پر بھی نگاہ رکھتے تھے بصارت کے ساتھ ساتھ بصیرت کی روشنی بھی مرحمت فرماتے۔ اس اعلیٰ وارفع منصب پر متمکن شخصیات ایسی بالغ نظر کہ جن کی نظر ظاہر تک ہی محدود نہیں ہوتی بلکہ باطن کی کائنات بھی ان پر پوری طرح منکشف ہوتی ہے۔

حضرت موصوف انہی شخصیات میں سے تھے۔ ان کے تصور زانوئے تلمذ تہ کرنے والا جب فیضاب ہوکر لوٹتا تو انقلابی صفات سے متصف ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کے تلامذہ آج دنیا کے اطراف واکناف میں نہ صرف علم دین کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں بلکہ العلماء و ورثۃ الانبیاء کی جیتی جاگتی تصویر بنے ہوئے ہیں۔

عقیدہ رسالت کا پرچار اور اس پر بہر صورت ثابت قدم رہنا آپ کا نصب العین تھا۔

ڈائری کے اس ورق پر مختار کل کے عنوان سے یوں رقمطراز ہیں

میرے رسول ﷺ مختار کل ہیں ﴾ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں تو مختار کل لازماً ہوئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جس میں ظہور ہوتو یہ معنی لازماً ماننا ہوگا کہ جو اس صفت سے موصوف ہے تو صرف لفظاً موصوف نہیں بلکہ حقیقۃً موصوف ہے تو فی الواقع ان صفات کا اس سے عملی طور پر ظہور ہوگا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بطریق اتم مظہر ذات وصفات ہیں اسی صفت کے بارے میں آپ نے خود فرمایا

'' ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله ورسوله''

یعنی ابن جمیل کو یہی ناگوار ہوا کہ وہ فقیر تھا اور اللہ ورسول نے اس کو غنی کر دیا۔ (بخاری ج ۱)

ترمذی شریف میں آتا ہے

ان رسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم قال الله ورسوله مولیٰ من لا مولى له (ترمذی شریف ج ۲)

یعنی اللہ ورسول ﷺ اس کے نگہبان ہیں جس کا کوئی نگہبان نہ ہو۔

قرآن پاک اور حدیث پاک آپ کے سامنے ہے دیکھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فضل فرمانے والا اور غنی فرمانے والا فرمایا ہے اور خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنے آپ کو غنی فرمانے والا اور جس کا کوئی نہ ہو اس کی نگہبانی فرمانے والا فرمایا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضل وکرم کا محتاج بن کر ان سے کچھ طلب کرے تو غور فرما لیجئے کہ یہ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہوا یا نہیں اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ طلب کرنے کو شرک سے تعبیر کرے اور آپ کے حافظ ونگہبان ہونے کا انکار کرے وہ قرآن وحدیث کے صریح مخالف ہوا یا نہیں اور جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے لکھ دے کہ جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہو وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں، وہ گمراہ ہوا یا نہیں۔ تو اے مسلمانو! اپنا یہ ایمان وعقیدہ رکھو کہ ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باذن پروردگار مالک ومختار اور منعم ومغنی اور ہمارے حافظ ونگہبان ہیں اور ہم ان کے فضل وکرم کے محتاج ہیں اسی لئے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

چونکہ ذاتش بود محتاج اللہ۔ ایں سبب فرمود حق صلوا علیہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سلف صلحاء بزرگان دین اور علماء ربانیین کا یہی عقیدہ تھا۔

اگر آج کوئی ان روشن حقائق سے روگردانی کرتا ہے تو اس کے لئے سوائے سخت محرومی کے اور کچھ نہ ہوگا۔

اللهم اهدنا الصراط المستقم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم والاالضالين۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

آمین بحرمت سید الانبیاء المرسلین ﷺ

اتوار 3 جنوری 1971ء، ۵ ذیقعد ۱۳۹۰ھ، ۲۰ پوہ ۲۰۲۷ بکرم کی تاریخ میں مفسر اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کی ذاتی ڈائری کا ایک ورق پیش نظر ہے۔ آنکھیں آپ کے قلم سے نکلنے والی سیاہی جو صفحہ قرطاس پر بکھرے ہوئے سیراب ہو رہی ہیں۔ درحقیقت یہ لفظ ایسے بیش بہا قیمتی جواہر ہیں جو قیامت کے دن شہداء کے لہو کے برابر تولے جائیں گے۔ اس وقت ان علماء کی عظمت کا اظہار ہوگا جن کے قلم اصلاحی و تعمیری تحریر میں رواں دواں رہتے ہیں۔ حضور فیض ملت نے شاید ہی کوئی ایسا موضوع ہو جسے تشنہ تحریر چھوڑا ہو ورنہ قریباً تمام موضوعات ان کے احاطہ تحریر میں نظر آئے ہوئے ہیں۔ آج کی ڈائری میں آپ فرماتے ہیں کہ فقیر تعلیم و تدریس میں مصروف رہا۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ کی ڈائری لکھنے کا انداز مروجہ انداز سے بالکل ہٹ کر ہے۔ جہاں کسی سے جو تحریر جس میں کارآمد اور مفید مواد ہو اور جس سے عقائد اہلسنت کو تقویت ملتی ہو اسے ڈائری میں تحریر فرما دیتے ہیں بلکہ اخبارات اور رسائل وغیرہ کے مفید مضامین اپنی ڈائری میں محفوظ فرما لیتے ہیں آپ کے تحقیقی و تحریری شغف کا بین ثبوت ہے جو کہ آپ کی زندگی کا مقصد عین تھا آپ نے خدا کی عطا کردہ اس نعمت عظمیٰ حیات مستعار کے ایک ایک لمحہ کو بطور امانت استعمال کرنے پر کاربند رہے۔ یہی ہمارے صلحاء، صوفیاء، اور اولیاء کی سوچ تھی جو آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ جہاں عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات آتی وہاں آپ کا دل بھی جھوم اٹھتا اور قلم بھی تو پھر کیا ہوتا کہ صفحات کے صفحات مختصر وقت میں عقیدت وارادت کے پھولوں سے مہک اٹھتے اور جب بھی کہیں سے تنقیص مقام مصطفیٰ ﷺ کا شائبہ تک بھی ہوتا تو ان کی غیرت عشق حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو جاتی تو پھر ان کا قلم دلائل اور براہین قاطعہ کا انبار لگا دیتا۔

فرماتے ہیں کہ مولوی اسماعیل کا ذکر چل نکلا تو اس سلسلے میں اس کا رد نہ صرف ہمارے اکابرین نے کیا بلکہ اس کے معاصرین نے بھی اسے خوب لتاڑا۔ مثلاً اسماعیل دہلوی کے معاصر مولانا سید علی صاحب دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ''تنویر العنین'' کا نہایت مدلل و مفصل جواب لکھا ہے۔ جس کا نام ہے ''تقویر التنویر فی سنة البشیر النذیر'' اور مولانا عبدالقادر لدھیانوی نے ''کشف الدین بحق مسئلہ رفع الیدین'' پر جو تعلیقات لکھی ہیں ان میں بھی تنویر العینین'' کے مباحث کا مفصل رد ہے۔ صفحہ ۳۰ از محمد بن ابی عائشہ الکھی شائع کردہ جمعیت احناف بہاول پور۔

مدینے شریف کا ذکر خیر آتا ہے

اس کے بعد مشکوٰۃ شریف میں حدیث مدینہ طیبہ کا ذکر خیر آتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ فقیر نے کہا مدینہ طیبہ کی آب وہوا کے لئے ایک مشہور دعا ہے۔ احادیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ کی آب وہوا اچھی نہ تھی وبا کا بھی اثر تھا، یثرب کا بخار مشہور تھا۔ اکثر مہاجرین یہاں آکر بیمار ہو گئے اس حالت میں لوگوں کو بار بار اپنا وطن مکہ معظمہ یاد آنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی

اے اللہ عزوجل مدینہ کو بھی بیمار کے لئے ویسا ہی محبوب کردے جیسا کہ ہمیں مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ محبوب بنادے اے اللہ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کو ہمارے لئے صحت بخش بنادے اور یہاں کا بخار جنہم میں منتقل کردے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور مہاجرین کو مدینہ منورہ سے ایسی محبت ہوگئی کہ فتح مکہ کے بعد بھی انہوں نے وطن جانا پسند نہیں کیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ تاریخ مدینہ پاک پر کتاب وفاء الوفاء از علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ بہترین تصنیف ہے۔

یاد رہے اس مبارک کتاب کا اردو ترجمہ محبوب مدینہ کے نام سے حضور فیض ملت قدس سرہٗ نے مدینہ منورہ میں کیا جو عام کتب خانوں سے مل جاتا ہے۔ (فقیر محمد فیاض احمد اویسی)

حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ طیبہ سے محبت جذباتی حد تک تھی بلکہ یہ محبت آپ کے ایمان کی روح تھی۔ کیونکہ مدینہ کی فضیلت گنبد خضریٰ سے ہے اور گنبد خضریٰ کا مکین ایمان کی جان ہے۔ جس طرح جان کے بغیر جسم بے کار ہوتا ہے اسی طرح محبت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ایمان کا وجود نہیں۔ ہر مسلمان صاحب ایمان کا دل ذکر مدینہ پہ دھڑکنے لگتا ہے اور آپ تو اس شہروں کے سردار جنت کی بہار مدینہ طیبہ پر قلب وروح سے فدا تھے۔ اور آج اہل نظر دل کی آنکھ سے دیکھیں تو آپ کے مزار خلد آثار کے ذرے ذرے پر گنبد خضریٰ کا عکس پڑ رہا ہے۔

قارئین کرام آج آپ کو ماضی کی حسین یادوں کی طرف لے کے جا رہا ہوں یہ خوابوں کی دنیا نہیں بلکہ حقیقت کا جہان ہے۔ تصور کا چشمہ اور شوق کی انگلی تھام لیجیے۔

یہ سن 1971ء ہے 4 جنوری کا دن ہے۔ ذیقعد کی 6 تاریخ ہے اور اسلامی سال 1390ھ ہے۔ محدث بہاولپوری حضور فیض ملت رحمۃ اللہ کی ڈائری کا ورق سامنے ہے۔ یہ صرف ورق نہیں بلکہ ایک علمی جواہر پارہ ہے۔

متلاشیان حق کی روحانی تسکین کا سامان ہے۔ اس صفحے پر آپ کا قلم مبارک رقم یوں لب کشا ہوتا ہے کہ

آج فقیر تدریس وتالیف میں مصروف رہا آپ جب تدریس وتعلیم کے لئے تشریف لاتے تو ساتھ ہی تصنیفی وتالیفی لوازمات لائے جاتے جونہی فراغت تدریس پاتے لکھنے میں مصروف ہوجاتے لکھتے لکھتے نہ ہاتھ تھکتے نہ قلم ہی رکتا۔ متوسلین معتقدین اور مریدین مختلف مسائل لے کر حاضر ہوئے سب کی تشفی فرماتے مگر تحریری کام میں ٹھہراؤ نہ آتا یہ انتخاب فطرت تھا جس نے آپ کو اس منصب کے لئے مخصوص کردیا۔

شبینہ قرآن پاک ﷺ ڈائری کے اس صفحے پر آپ شبینہ کی وضاحت ارشاد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شبینہ کیا ہے؟ ایک رات میں کئی حفاظ مل کر ختم قرآن کرتے ہیں اسے شبینہ کہا جاتا ہے اس کی حقیقت بیان کرتے ہیں کہ یہ بدعت حسنہ ہے اور شرعاً جائز ہے۔ بشرطیکہ حفاظ جلد باز اور غلط خواں نہ ہوں۔ ورنہ بطور کرامت اسلاف رحمہم اللہ ایک رات میں کئی کئی ختم قرآن کرلیتے تھے۔

حضرت شیخ ابوالنصر سراج رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ ماہ رمضان المبارک میں بغداد وارد ہوئے مسجد شونیز میں انہوں نے قیام کیا۔ فقراء کی امامت انہیں کے سپرد کی گئی آپ کا قاعدہ تھا کہ ہر رات پانچ قرآن ختم کرتے تھے۔ خادم رات کو جو کی ایک روٹی ان کے حجرے میں رکھ آتا تھا جب عید کا دن آیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ تمام (۳۰) روٹیاں بدستور رکھی ہیں اور حضرت شیخ نے ان میں سے ایک بھی تناول نہیں کی۔

حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ ﷺ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ماہ رمضان المبارک میں ایک ختم دن کو اور ایک رات کو یہ آپ کا معمول تھا اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ عجلت کے ساتھ تلاوت کرتے۔ قواعد تجوید ان سے بہتر جاننے والا اور کون ہوسکتا ہے۔ تمام اصول وضوابط ان کے پیش نظر ہوتے لیکن یہ ان کی تلاوت باکرامت تھی کہ مختصر وقت میں اتنا طویل کام کرلیتے اور تھکن کا احساس بھی نہ ہوتا۔ ان کے اس عمل میں نصرت غیبی کارفرما ہوتی یہ ان کے اخلاص اور زہد وتقویٰ کا ثمرہ تھا۔ لیکن آج جس طرح کئی دوسرے نیک اور مستحب دینی امور محض رسم وروایت کی صورت اختیار کرچکے ہیں اور اپنی حقیقی شناخت کھوئے ہوئے ہیں اس طرح شبینہ میں بھی کئی ناپسندیدہ اور غیر متعلقہ عوامل داخل ہوگئے ہیں ورنہ رات کو قرآن پاک کی تلاوت اور ختم قرآن انتہائی بابرکت اور مقبول عبادت ہے۔ ہمارے معروف اسلاف وبزرگان دین کے روح کی غذا تھی کہ راتوں کو قیام وسجود کے ساتھ ساتھ کثرت سے تلاوت کلام پاک کرتے اور ایک اہتمام کے ساتھ تلاوت وسماعت کے آداب ملحوظ رکھتے ہوئے محفل شبینہ کا انعقاد کرنا کتنی سعادتوں کا باعث ہوگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فوٹواورادب ﴿ آپ اسی صفحے پر"فوٹواورادب" کے عنوان کے تحت رقمطراز ہیں کہ حدیث شریف میں ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ خانہ کعبہ کے اندر اور اس کے گردونواح میں ۳۶۰ بت پوجا کے لئے کفار نے رکھے ہوئے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا سب بت سرنگوں ہوگئے اس کے بعد خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز نفل ادا کی دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کی تصویریں رکھی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں تیر دے رکھے ہیں جس سے کفار فال لیا کرتے تھے۔ فرمایا خدا ان کفار کو قتل کرے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام تو تیر سے فال نہیں لیتے تھے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران منگوا کر تصویروں کو لگا دیا جس سے وہ مشتبہ ہوگئیں۔

فائدہ ﴿ ظاہر ہے کہ یہ تصویریں بتوں ہی کی قطار میں تھیں جن کی توہین کا حکم ہو چکا تھا اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام بتوں کے برعکس پیغمبران عظام علیہم السلام کی تصویروں پر زعفران پھیر دیا۔ اس میں ہمارے لئے سبق ہے کہ محبوبان خدا کی نسبت کی تعظیم بھی ضروری ہے۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ وہ تصویریں شرک کا آلہ تھیں لیکن حضور علیہ السلام نے صرف نسبت کے پیش نظر ان کی تذلیل نہیں فرمائی۔

اس لئے جس چیز کی نسبت کسی پاکیزہ وجود کی طرف ہوجائے وہ قابل احترام ہو جاتی ہے۔ مذکورہ حدیث کے حوالے سے کسی ایسی منسوب چیز کی توقیر نہ صرف جائز ثابت ہوتی ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ٹھہری۔

☆ یہ 5 جنوری ہے اور سن 1971ء جبکہ ذیقعد کی 7 تاریخ ہے اور اسلامی سال 1390ھ، منگل کا دن ہے۔

حضور فیض ملت حسب معمول مسند تدریس و تصنیف پہ جلوہ گر ہوئے ہیں آپ ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی ذات منبع علوم اور سرچشمہ فیوضات و برکات تھی۔ مشیت ایزدی نے آپ سے بہت سے کام لئے جو کہ قابل ذکر، قابل فخر اور قابل تقلید ہیں آپ نے اپنے قول و فعل اور قلم کے ذریعے ہزاروں اذہان قلوب اور افکار کو تابندہ و پائندہ بنا دیا۔

ڈائری کے آج کے ورق پر آپ فرماتے ہیں کہ آج فقیر تدریس و تصنیف و تالیف میں مصروف رہا۔

منافقین کون ہیں؟ ﴿ اسی صفحے پر منافقین کے بارے میں روح البیان کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ منافقین نے کلمہ ایمان زبان سے نکالا تو اس کی بدولت کامیاب ہوئے اور اس کی وجہ سے عزت پائی اور اس کے سبب سے امن پایا۔ مسلمان عورتوں سے نکاح کئے، مسلمانوں کے وارث بنے اور ان سے غنیمتیں تقسیم کیں اور اپنی اولاد و اموال میں امن پایا

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

جب آخر العمر کو پہنچے تو ان کی زبان گنگ ہوگئی اور ہمیشہ ہمیشہ تک ظلمت کفر میں رہے جس کی وجہ سے خوف وظلمت کی طرف لوٹے۔(پ ا)

روح البیان کی اس عبارت کے ذیل میں حضور فیض ملت دور حاضرہ کے منافقین کی نشانی بتاتے ہیں کہ اصطلاح میں منافقین تو وہی تھے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ اقدس میں تھے اور آپ کے وصال باکمال کے بعد اصطلاحی منافقین کے وارثین تا قیامت موجود رہیں گے یہاں تک کہ دجال کا ساتھ دینے والے یہی ہوں گے۔

دور حاضر میں منافق علامت ☜ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کے سامنے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات با القابات بیان کئے جائیں تو ان کا چہرہ مرجھایا ہوا محسوس ہوگا۔

(پھر آپ فرماتے ہیں کہ) مثلاً یہ القاب پڑھتے ہوئے ان کے چہرے کو بغور دیکھیں تو ان کا خبث باطن ان کی پیشانی کی تیوری سے ظاہر ہوگا۔

ماہتاب عطا، گوہر درج صفا، اختر برج وفا، مرہم ناسور جگر، آفتاب ھدیٰ، آرام دلہائے مضطر، نور انوار سعادت، شفیق امت، رفیق رحمت، دافع آلام زحمت، رافع اعلام رحمت، روح جسد رسالت، واقف اسرار الوہیت، کاشف اسرار ربوبیت، سید الانبیاء، سید اصفیاء، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ واہل بیتہ وسلم تسلیما کثیراً کثیرا۔

حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے منافقین کی یہ علامت بالکل بجا ارشاد فرمائی ہے اور یہ کیفیت دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان جن کے سامنے سید الانبیاء خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ورفعت بیان کی جائے تو فی الواقع ان کے چہروں پر نحوست وشقاوت کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں اور اسی کا نام منافقت ہے

آج بیسوں ایسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے نظر آتے ہیں کسی کا تعلق تحریر وتقریر سے اور کسی کا تدریس وتبلیغ سے۔ جہاں کہیں ختم المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آتا ہے تو وہ آپ کے نام مبارک کے ساتھ القابات کے استعمال میں بڑے محتاط نظر آتے ہیں۔ محمد رسول، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیں پیغمبر اسلام کہیں گے۔ جبکہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب ومطلوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختلف القابات سے یاد فرمایا ہے کہیں آپ کے ذاتی نام محمد یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں پکارا کہیں یا ایھا المزمل کہیں یا ایھا المدثر اور اور کہیں یا ایھا النبی ارشاد فرمایا اور خبردار فرمایا کہ جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو یہ انداز میرے حبیب کے لئے اختیار نہ کرنا۔ لیکن امتی کا حال یہ ہے کہ اس جامع کمالات ہستی کی رفعت شان برداشت نہیں

کر سکتا تو یہی عین منافقت ہے۔ (جاری ہے)

درِ فیض ملت پر میری حاضری ہوئی۔ اب اللہ کرے حاضر ہی رہوں

ایک عقیدت مندی کی کہانی اس کی اپنی زبانی

راقم (منیر احمد اویسی کربلا روڈ بہاولپور) نے ۲۰۰۱ء میں محکمہ ڈاک سے ۲۶ سال ملازمت کے بعد ریٹائرمنٹ لی اور اپنے گھر کے نزدیک منیر بک سینٹر کے نام سے شاپ کھول لی۔ شروع میں کاروبار بہت اچھا چلا بس کچھ ہی عرصہ بعد صورت حال یوں ہوئی کہ دوکان پر جانے کی ہمت نہیں ہوتی سارا دن گھر پڑا سویا رہتا تھا دن میں صرف ۵/۴ گھنٹے دوکان کھولتا جس کی وجہ سے سیل نہ ہونے برابر رہ گئی۔ ملازمت کے بعد سرکاری طور پر ملنے والی گریجویٹی کی رقم گھر کے اخراجات اور بچوں کی تعلیم پر خرچ ہوتے ہوتے ختم ہوگئی۔ مارچ ۲۰۰۸ء میں راقم کو ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ کاروبار بالکل بند ہوگیا علاج ومعالجہ پر کافی اخراجات ہونے کی وجہ سے مالی حالات انتہائی مخدوش ہوگئے۔ آخر کار روحانی علاج کی طرف متوجہ ہوا کئی عاملوں، پیروں اور تعویز والوں سے رابطہ کئے اکثریت نے کہا کہ کالے علم کے ذریعے سخت قسم کی کاروباری اور جسمانی بندش ہے۔

راقم کی دوکان پر ایک دوست ملنے کے لیے تشریف لائے میرے حالات سننے کے بعد کہا کہ جمعہ کے دن تیار رہنا تمہیں ایک بزرگ کے پاس دعا کے لیے لے چلوں گا حسب وعدہ میرے دوست جمعۃ المبارک کو تشریف لائے۔ مجھے ون یونٹ کالونی کے عقب میں غوثیہ مسجد کے نزدیک حضرت قبلہ پیر طریقت ولی کامل منشاد علی صاحب سے ملوایا حضرت صاحب کو میرے دوست نے راقم کے مختصر حالات سنائے آپ نے دعا فرمائی اور چند نصیحت آموز باتیں ارشاد فرمائیں۔ ہم نے جمعہ غوثیہ مسجد میں ادا کیا اور بعد جمعہ حضرت قبلہ منشاد صاحب کے آستانہ شریف پر محفل درود وسلام میں شریک ہوئے اختتامی دعا میں حضرت صاحب نے میرے لیے پھر دعا فرمائی اجازت لیکر واپس گھر آگیا۔ عرصہ دو ماہ گذر گیا راقم پریشانیوں سے سوچوں میں گم تھا کہ اچانک خیال آیا موٹر سائیکل اٹھایا اور قبلہ منشاد علی صاحب کی خدمت پہنچ گیا سخت سردی کا موسم تھا آپ باہر لان میں تشریف فرما تھے۔ دست بوسی کی اور آپ نے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا راقم نے سابقہ ملاقات کا حوالہ عرض کر کے دعا کی التجاء کی آپ نے دست بہ دعا ہوئے اور چند نصیحت آمیز باتیں فرماتے ہوئے آنکھیں بند فرمالیں تھوڑی دیر بعد میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا بھائی آپ کہاں سے آتے ہیں میں نے عرض کیا کربلا روڈ ماڈل ٹاؤن بی سے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ سیرانی مسجد آپ سے کتنی دور ہے۔ راقم نے عرض کیا ۱۰/۱۲ منٹ پیدل ورک پر ہے۔

موٹر سائیکل پر ۲/۳ منٹ لگتے ہیں فرمایا وہاں حضرت مولانا فیض احمد اویسی صاحب رہتے ہیں اس وقت بہاولپور میں بہت بڑے عالم اور بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔ ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کرو اور جب جانا ہو تو ان کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور فرمایا خاص طور پر نماز جمعہ سیرانی مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کرتے رہنا اس اثناء میں اور عقیدت مند آگئے آپ سے میں نے اجازت طلب چاہی آپ نے دعا دی میں گھر آ گیا۔ میرے ذہن سے نکل گیا کہ مجھے سیرانی مسجد میں حضرت فیض احمد اویسی کی خدمت حاضر ہونے کو کہا گیا ہے۔

ایک دن گھر لیٹا سوچوں میں گم تھا طبیعت کافی پریشان تھی اچانک قبلہ منشاد صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا اپنی اہلیہ کو بتایا اور موٹر سائیکل لے کر سیرانی مسجد روانہ ہو گیا نماز ظہر کا وقت تھا نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد استقبالیہ پر جا کر حضرت فیض احمد اویسی صاحب کے بارے معلوم کیا تو بتایا گیا کہ آپ مسجد کی بالائی منزل پر تشریف فرما ہیں اس وقت میں دل کا مریض تھا ڈاکٹروں نے زینے پر چڑھنے سے منع کر رکھا تھا میں آہستہ آہستہ بالائی منزل پر پہنچا آپ صحن میں دھوپ پر لیٹے ہوئے تھے بندہ نے سلام کیا دست بوسی کی آپ نے نہایت ہی شفقت سے اپنے ساتھ بیٹھنے کا فرمایا اور پھر نہایت ہی اپنائیت سے فرمایا کہ کیسے آنا ہوا کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے حضرت منشاد علی صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ سلام بھی عرض کرتے ہیں آپ سے دعا کرانے آیا ہوں۔ اتنے میں ایک بچہ آپ کے لیے آپ کے گھر سے کنو کا جوس لیکر آیا آپ نے تھوڑا سا نوش فرمایا بقیہ اپنے خادم (حافظ محمد سجاد سیفی صاحب جن کا نام مجھے بعد میں معلوم ہوا) سے فرمایا تم بھی اور راقم کی طرف اشارہ کر کے فرمایا انہیں بھی دو جب بندہ نے آپ کا تبرک نوش کیا تو یوں محسوس کہ اب اپنی اصل جگہ پر آ گیا ہوں۔

پہلی حاضری کے بعد راقم کا معمول بن گیا کہ نماز ظہر سیرانی مسجد میں ادا کرنے کے بعد بالائی منزل پر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتا کافی دیر تک آپ کے سایہ شفقت میں رہتا چند دنوں بعد نماز عشاء کے بعد بھی حاضری کا سلسلہ شروع ہو گیا بوقت اجازت آپ ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت فرماتے ایک دن راقم نے یاد دلایا کہ حضور مجھے حضرت منشاد علی صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ اپنے گلے سے اتار کر میرے گلے میں ڈال دیا ہے۔

اب فیض ملت کی محبت میرے دل میں ایسی رچ بس گئی کہ اذان سنتے ہی بندہ کے قدم سیرانی مسجد کی جانب رواں ہو جاتے ہیں اکثر اوقات راقم شہر کے مختلف علاقوں میں کسی کام کے سلسلہ میں گیا ہوتا ہے اذان کی آواز سنتے ہی سیرانی مسجد کی طرف روانہ ہو جاتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی انجانی طاقت اپنی طرف کھینچ رہی ہے ایک دو مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بندہ نماز پر سیرانی مسجد نہ پہنچ سکا تو یوں محسوس ہوا کہ کوئی قیمتی چیز گم ہو گئی ہے جس کا بیحد افسوس ہوا۔ پہلی حاضری کے

WWW.NAFSEISLAM.COM

بعد سے لیکر آپ کے وصال پر ملال تک راقم کو جتنی نمازیں باجماعت سیرانی مسجد میں نصیب ہوئیں حضور فیض ملت ویل چیئر پر ہوتے تھے بندہ کو آپ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پہلی حاضری کے وقت بندہ کی داڑھی تو تھی مگر خشخشی آپ نے اپنے ہاتھ میرے رخسار پر پھیرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ اسکو کٹوانا نہیں۔ الحمدللہ راقم آپ کے حکم پر عمل پیرا ہوتے اب داڑھی سنت مبارکہ کے مطابق ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ دستار باندھا کرو اگلے ہی دن راقم بازار سے دستار خرید کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا حضور دستار لیکر آیا ہوں۔ بیماری کا عالم تھا آپ نے اپنے خادم حافظ محمد سجاد کو فرمایا مجھے اٹھاؤ گاؤ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے میری دستار بندی کرائی جو انشاءاللہ تا زیست سر پر رہے گی۔

اب پہنچا میں اپنے مقام پہ یہی ہے میرا مقام
یہ مقام فیض ہے یہاں ملتا ہے فیض سب کو عام
یارو دو مبارک بادیاں مجھے با فیض ہوا میں فیض سے
خیالی سے اویسی بنایا عطا فرمایا مجھے یہ نیا نام

شرف بیعت: بارگاہ فیض میں حاضری کے تقریباً ایک ماہ بعد راقم نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر تھا بیٹھے بیٹھے دل میں خیال آیا کہ دل کی بات عرض کروں گویا یوں ہو کہ حضور مجھے پر شفقت فرمائیں سلسلہ عالیہ قادریہ اویسیہ میں شامل فرما کر اپنا مرید بنالیں تا کہ میں آپ کے چاہنے والوں کی صف میں شامل ہو جاؤں آپ مسکرا پڑے اور مجھے بیعت فرمالیا اور کافی دیر تک بندہ کے حق میں دعا فرماتے رہے۔

سب میرے مالک کا کرم ہے نہیں معلوم مجھے کونسا عمل کام آگیا خادمین فیض ملت کی فہرست میں میرا بھی نام آگیا

چند اہم باتیں جو میں نے دیکھیں وہ عرض کرتا ہوں؟ آئندہ شمارہ میں آپ پڑھ سکیں گے (ادارہ)

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور فیض ملت کی یاد میں

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان کا وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو ہوا آپ کے وصال کے بعد کوئی دن ایسا خالی نہیں جس دن آپ کے ایصال الثواب کے لیے کوئی محفل منعقد نہ ہوئی ہو۔آپ کے مزار شریف پر تو ہمہ وقت تلاوت ذکر واذکار طلباء کے اسباق کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔آپ کے تلامذہ مریدین' عقیدتمند قافلہ در قافلہ حاضر ہو کر اپنے مربی ومحسن کی بارگاہ میں ہدایا ختمات قرآن درود وسلام اور اوراد وظائف پیش کرتے رہتے ہیں ہر جمعرات بعد نماز عشاء دعوت ذکر کے زیر اہتمام محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔جبکہ ہر ماہ اسلامی تاریخ ۱۵ کو مزار فیض ملت پر غوثیہ اویسیہ کا اہتمام ہوتا ہے۔

پاکپتن شریف میں

☆ ۶ محرم الحرام بروز سوموار بعد نماز عشاء ہوتہ جامع مسجد حسینی میں عظیم الشان محفل بسلسلہ یاد شہداء کربلاء رضی اللہ عنھم منعقد ہوئی تقریب کی صدارت حضرت علامہ ابو الطیب مولانا علی محمد اویسی رضوی خلیفہ مجاز حضور فیض ملت نے فرمائی۔علاقہ کے زمیندار ہر دل عزیز شخصیت میاں جمال اکرم ہوتیانہ بھی شریک ہوئے تلاوت ونعت شریف کے بعد جگر گوشہ حضور مفسر اعظم صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے محبت اہل بیت اور صحابہ کرام پر جامع انداز کی گفتگو میں بتایا کہ محبت اہل بیت ہم نے سیکھی ہی صحابہ کرام سے ہے تاریخ وسیر کی کتب کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں اہل بیت کرام کا ادب اور ان سے عقیدت جیسے صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال نہیں پیش کی جاسکتی تقریب کا اختتام درود وسلام پر ہوا حضرت صاحبزادہ نے ختم خواجگان کے بعد شہداء کربلا کے وسیلہ سے دعا کی کہ اللہ رب العزت حضور فیض ملت کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے علمی روحانی فیوض وبرکات تا قیامت جاری رہیں۔

☆ ۷ محرم الحرام منگل کو علامہ علی محمد اویسی کی قیادت میں قافلہ اویسیہ پاکپتن شریف حاضر ہوا حضرت پیر مکی وحضور قبلہ بابا صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی درگاہوں میں حاضری پر حضور فیض ملت قدس سرہ کے رفع درجات کے لیے دعائیں ہوئیں۔

☆ حضرت شمیم گلزار سیدن پیر شمیم صابر صابری صاحب (زیب سجادہ کلس شریف) کے ڈیرہ صابری منزل میں کلیر شریف (انڈیا) کے چشم وچراغ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کی جگر گوشہ فیض ملت نے قدمبوسی کی حضرت صاحب سجادہ کلیر شریف نے حضرت فیض ملت قدس سرہ کی علمی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا وہ ہمارے مسلک کے عظیم عالم دین تھے ان کی علمی، دینی خدمات کا زمانہ معترف ہے۔

☆ بعد نماز مغرب حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی چک ۱۱ کے بی میں حضور فیض ملت قدس سرہ کے فیض یافتہ اہل

سنت کے قلمکار ابو احمد مولانا غلام حسن اویسی قادری کی ذاتی لائبریری میں ''حضور فیض ملت کی یادوں'' کے حوالہ سے محفل بھی رہی۔

☆ بعد نماز عشا قصبہ کلیانہ پاک پتن شریف کی مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ میں جامعہ اویسیہ رضویہ کے دورہ تفسیر کے فاضل علامہ مولانا شفقت رسول سیالوی نے عظیم الشان'' یادامام عالی مقام کانفرنس'' کا اہتمام کر رکھا تھا جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے اہلبیت اور عقائد اہلسنت مثلاً حیات شہدا اور محبوبان خدا کا مردے زندہ کرنا، ندائے یارسول اللہ جیسے موضوع پر مدلل خطاب کیا۔ اس موقعہ پر حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی دینی' اسلامی' تصنیفی خدمات کا ذکر جمیل بھی کیا بعد آپ میں کی تصنیف'' امام حسین ﷺ اور یزید'' کا اعلان ہوا تو عوام نے ہاتھوں ہاتھ یہ رسالہ لے لیا کانفرنس کا اختتام دورد وسلام پر ہوا ختم خواجگان کے بعد اہلبیت کرام کے وسیلہ جلیلہ سے حضور فیض ملت کے رفع درجات کی دعا ہوئی۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علماء ومشائخ کرام خطباء آئمہ کرام کی کثیر تعداد موجود تھی۔

(از صاحبزادہ غلام محی الدین اویسی، صاحبزادہ غلام غوث اویسی، غلام معین الدین اویسی ہوتہ)

☆ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ / ۱۷ دسمبر ۲۰۱۰ء جمعۃ المبارک کو چک ۴۸ ڈی بی نزد کڈ والہ یزمان بہاولپور میں حضرت پیر طریقت میاں شہاب الدین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ہوا جس میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے ان کے مریدین، متوسلین، شریک ہوئے۔ جمعۃ المبارک کے موقعہ پر صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے شہادت امام عالی مقام ﷺ کے بعد کے واقعات کا مختصر جائزہ پیش کر کے مسلک حق اہلسنت بیان کیا نماز جمعہ کی ادائیگی اور درود وسلام کے بعد حضرت پیر طریقت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہٗ سجادہ نشین درگاہ عالیہ اپنے استاد گرامی حضور فیض ملت نو اللہ مرقدہٗ کے رفع درجات اور دور دراز سے آنے والے مریدین کے لیے خصوصی دعا فرمائی جبکہ صاحب عرس کی بارگاہ میں ختمات قرآن پاک وظائف کے ثواب کا سلسلہ جاری رہا۔

☆ ۱۵ محرم الحرام بدھ بعد نماز عصر بر مزار حضور شیخ الحدیث فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور ماہانہ ختم غوثیہ قادریہ کا انعقاد ہوا۔ جامعہ کے تقریباً تمام طلباء نے ختم قرآن کی سعادت حاصل کی جامعہ کے مدرس درس نظامی علامہ حافظ بشیر احمد اویسی نے تلاوت ونعت بحضور سرور کائنات ﷺ پیش کی جامعہ انوار الاسلام چنی گوٹھ کے مہتمم علامہ مفتی عبدالخالق اعظمی فاضل جامعہ اویسیہ نے اپنے بیان میں حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی خدمت میں تعلیمی دور کے خوبصورت واقعات بیان کیے حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے تقویٰ طہارت اور آپ کی دین پر استقامت کے مشاہدات بیان کیے۔ بعد نماز مغرب جامعہ کے مدرس علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے ختم غوثیہ کا ورد کرایا اور سلسلہ عالیہ

قادریہ اویسیہ پڑھا جامعہ ہذا کے صدر مدرس علامہ امیر احمد نوری نقشبندی اویسی نے دعا کی اور لنگر تقسیم ہوا (منیر احمد اویسی)

☆۱۵ محرم الحرام بدھ بعد نماز مغرب مدرسہ فیضان اویسیہ چک نمبر ۲۹۴ گ۔ب رجانہ (ٹوبہ) میں ماہانہ محفل ذکر حبیب خدا ﷺ بسلسلہ ایصال الثواب حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت قدس سرہ' منعقد ہوئی میں سلسلہ عالیہ اویسیہ کے منسلکین' مریدین شریک ہوئے۔ مولانا شرافت علی رضوی (رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری شریف) نے فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف مبارکہ کی ماہانہ اشاعت کی تجویز پیش کی جسے تمام اویسی رضوی پیر بھائیوں نے خوب سراہا آخر میں دورود سلام بحضور سید الانام ﷺ کے ختم شریف ہوا اور حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے ایصال الثواب اور رفع درجات کے لیے دعا کی گئی۔ (محمد جعفر اویسی، محمد طارق اویسی)

مزار فیض ملت پر ماہانہ ختم غوثیہ اویسیہ

ہر ماہ چاند کی ۱۵ تاریخ بعد نماز عصر تا مغرب مزار فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ پر ختم غوثیہ اویسیہ کا اہتمام ہوتا ہے احباب شریک ہوں انشاء اللہ بہت سارے مسائل حل ہونگے۔ (منیر احمد اویسی)

تعارف کتب

وسیلہ کیا ہے؟

زیر نظر رسالہ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی تصنیف ہے محبوبان خدا کا وسیلہ پیش کرنا اہل حق کا طریقہ جبکہ خوارج اس کے منکر ہیں رسالہ میں دلائل سے وسیلہ کے بارے تحقیق موجود ہے۔

پتہ۔ سیرانی کتاب گھر نزد سیرانی مسجد بہاولپور

زین الحسنات فی نفی واثبات عرف لا الہ الا اللہ کے رموز و اسرار

اسلام اور سیاست اسلام کا نظام حکومت

دونوں رسالے محقق اہلسنت علامہ پیر صاحبزادہ سید زین العابدین شاہ راشدی مدظلہٗ نے تحریر فرمائے ہیں۔ موضوع نام سے ظاہر ہے۔ خواہشمند حضرات ۲۰ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ادارہ زین اسلام آستانہ عالیہ قادریہ شاہی بازار ایڈوانی گلی حیدر آباد سندھ

الاعلام بشرف کلمۃ الاسلام (اصلی کلمہ اسلام)

انجمن احباب اہل سنت کی کی فخریہ پیشکش ہے صرف ۸ روپے کی ڈاک بھیج کر طلب کریں۔

احمد حسین قاسم الحیدری سہنسہ آزاد کشمیر

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

زیر نظر ضخیم کتاب حضرت پیر طریقت صوفی محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ کی تصنیف ہے۔ اس میں قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کو بڑے اختیارات عطاء فرمائے ہیں۔ رضائے مصطفیٰ ﷺ میں رضائے خدا ہے۔ آدب رسول ﷺ گستاخوان رسول کا انجام بد وغیرہ جیسے مضامین شامل ہیں۔ حضرت مفتی عطاء اللہ نعیمی صاحب نے نہ صرف کتاب پر تخریج وحواشی فرمائی بلکہ شائع کرانے میں اپنا کردار ادا فرمایا مضبوط رنگین جلد عام ہدیہ ۳۰۰ روپے ہے۔

پتہ جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد کاغذی بازار کھارادر کراچی

فیضان حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

زیر نظر ضخیم کتاب حضرت مولانا ابوالاحمد غلام حسن اویسی کی تصنیف ہے۔ اس میں خیر التابعین حضور خواجہ اویس قرنی سہیل الیمنی رضی اللہ عنہ کے حالات اور ملفوظات عالیہ کی شرح بیان کی گئی ہیں صرف شرح ہی نہیں سلسلہ اویسیہ کا تعارف دیگر سلاسل میں اس کا مقام اور اس سلسلہ فضائل وخواص۔ اس کے مؤلف حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے فیض یافتہ مرید صادق اور شاگرد رشید ہیں ان تحریروں حضرت فیض ملت کی جھلک نظر آتی ہے تصوف کا ذوق رکھنے والے اہل علم حضرات کے لیے یہ کتاب نسخہ کیمیا ہے۔ عام ہدیہ.......... ہے آج ہی طلب کریں۔

مکتبہ فریدیہ نزد چٹی قبر چوک پاکپتن شریف

WWW.NAFSEISLAM.COM

صفر المظفر کے اسلامی اور تاریخی واقعات

حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی کتاب "بارہ ماہ" سے اکتساب

☆ امیر المؤمنین سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ۲۸ صفر ۵۰ھ

☆ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ۲۳ صفر ۱۱۴ھ

☆ حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ ۹ صفر ۲۰۳ھ

☆ ۱۹ صفر ۴۶۵ھ کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ لاہور

☆ ۷ صفر ۶۶۱ھ میں حضرت شیخ الاسلام بہاؤالحق زکریا ملتانی (مدینۃ الاولیاء ملتان)

☆ ۷ صفر ۱۲۶۷ھ کو حضرت شاہ سلیمان تونسوی (رحمہم اللہ علیہم اجمعین)

☆ حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳ صفر ۴۵۰ھ

☆ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ صفر

☆ حضرت شاہ جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ صفر ۸۸۴ھ

☆ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ ۲۴ صفر ۱۰۶۷ھ

☆ حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ صفر ۱۱۳۱ھ

☆ حضرت خواجہ شمس العارفین شمس الدین سیالوی ۲۴ صفر ۱۳۰۰ھ

☆ حضرت خواجہ سید پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف ۲۹ صفر ۱۳۴۰ھ

☆ شیخ القرآن علامہ غلام علی اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱ صفر ۱۴۲۱ھ

☆ صفر ۱۹۸ھ اکتوبر ۸۱۳ء وفات یحیٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کے مشہور و معروف محدث گذرے ہیں علم و فضل کے میدان میں ان کا نام ثقہ راویوں میں لیا جاتا ہے۔

☆ صفر ۲۱۲ھ مئی ۸۶۷ء فتنہ خلق قرآن، آمر وقت خلیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان قرآن مجید کے مسئلہ پر ایک بحث چل پڑی۔ خلیفہ کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔ جس طرح عام مخلوق ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ختم ہو جائے گا جب کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہو گی مخلوق ختم ہو جائے گی مگر قرآن باقی رہے گا۔ اس مسئلہ پر بحث و مناظرے ہوئے مگر امام اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور خلیفہ کے آگے اپنا

نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

سر جھکانے سے انکار کر دیا۔

☆ صفر ۲۲۰ھ فروری ۸۳۵ء امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ کو کوڑے لگائے گئے امام احمد جنہوں نے راہ حق میں اپنے لہو کا نذرانہ پیش کیا، ظالم و جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق ادا کرنے کی جو نظیر اس بطل جلیل نے پیش کی اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپ نے راہ خدا میں وہ ظلم وستم سہے کہ سن کر روح تڑپ اٹھے اور دل غم سے بوجھل ہو جائے۔ حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت کو تازہ کیا کہ زخمی حالت میں بھی اللہ عزوجل کے حضور سر بسجود ہیں اور فرمایا کہ میں نے وہی کیا ہے جس کا سبق مجھے فاروق اعظم ؓ نے دیا۔

☆ صفر ۲۳۸ھ میں اسحاق ابن راہویہ، کنیت ابو یعقوب کی وفات ہوئی، خراسان کا مشہور شہر مروان کا وطن تھا حدیث کی طلب کے لئے مختلف سفر کئے۔ ان کی ذات سے حدیث نبوی (ﷺ) کی بڑی اشاعت اور سنت نبوی (ﷺ) کا احیاء ہوا متعدد تصانیف ہیں۔

☆ صفر ۳۰۳ھ امام نسائی صاحب السنن کی وفات ہوئی، آپ کا نام احمد اور کنیت ابو عبدالرحمان، خراسان اور ماوراء النہر کا علاقہ جو ہمیشہ سے علم وفن اور ارباب علم و کمال کا مرکز رہا ہے۔ تاریخ اسلام کے نامور سینکڑوں فضلاء اس کی خاک سے اٹھے ہیں۔ امام نسائی بھی اس خاک کے مایہ ناز فرزند تھے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بہت سے شیوخ و اساتذہ سے استفادہ کیا۔ خراسان، عراق، حجاز، شام مصر وغیرہ میں علم حدیث حاصل کیا آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے۔ دن رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے۔ متعدد حج کئے، علماء معاصرین نے علم وفضل کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ امام صاحب کی شہرت ومقبولیت کی بناء پر حاسدین نے حسد سے کام لیا آپ مصر کو چھوڑ کر فلسطین کے ایک مقام "رملہ" آگئے تھے آپ کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہوا۔

☆ صفر ۳۳۹ھ سیف الدولہ اور رومیوں میں جنگ، رومیوں نے سارے علاقوں کو ویران کر دیا یہ علاقے زیادہ تر سیف الدولہ ولی "صلب" کی حکومت کی سرحد پر تھے اس وقت یہی ایک فرمانروا مسلمان حکمرانوں میں بہادر اور باہمت تھا اور تنہا وہی رومیوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوا اور برسوں ان کا مقابلہ کرتا رہا مگر وہ رومیوں کی شورش کو پوری طرح نہ روک سکا، جہاں تک ہو سکا ان کے ظلم وسفا کی کا انتقام بھی لیا۔

☆ ۳ صفر ۵۸۹ھ فروری ۱۱۹۳ء کو صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی آپ بعلبک شام کا ایک شہر ہے جہاں کے والی نجم الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ ۱۷ برس کی عمر میں سلطان نورالدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں آئے ۵۴۹ھ میں دمشق فتح کرنے کے لئے فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک ہو کر تلوار کے جوہر دکھائے۔ ۵۶۰ھ میں یروشلم

کے بادشاہ اموری (AMAUORY) سے ٹکرایا ''الملک الناصر'' کا خطاب ملا۔ مصر کے فرمانروار ہے، شام کی حکمرانی کی، یروشلم، بیت اللحم اور کوہ زیتون پر قابض رہے صلاح الدین کا نام عیسائی اور مسلمانوں میں صلیبی جنگوں کے حوالے سے بہت مشہور ہے۔ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے پوری عیسائی دنیا کے خلاف کامیاب جنگیں لڑیں، تمام عمر جہاد میں ختم کردی۔

☆۲۹ صفر ۶۷۶ھ علامہ نووی شارح صحیح مسلم شریف کی وفات ہوئی دوسرا قول رجب المرجب ہے جبکہ ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔

☆حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ میں حضور سیدنا مجدد الف ثانی ﷫ کا وصال ہوا آپ کا نام شیخ احمد فاروقی ہے۔ ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ۷ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ اکبر بادشاہ کا دور تھا اس کے وزیر نے آپ کے خلاف بھڑکایا۔ اکبر نے حاکم سرہند کو لکھا کہ وہ شیخ احمد کو لے کر حاضر ہو، آصف نامی وزیر نے کہا کہ سجدہ تعظیمی کریں آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ سر سوائے رب قدوس کے کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتا۔ آپ کو قید کر کے قلعہ گوالیار بھیج دیا گیا جہاں باغیوں کو رکھا جاتا تھا۔ آپ نے جیل میں رشد وہدایت کا کام شروع کر دیا۔ بے شمار گناہ گار لوگ تائب ہوئے۔ شب وصال جاگ کر گزاری۔ نماز فجر کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ ان کے مکتوبات اسلام کے علمی و دینی سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے جنہوں نے پورے عالم اسلام پر گہرا اثر ڈالا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

☆حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی

۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ جبکہ ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔ ۱۳ برس کی عمر میں مروجہ علوم کی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔

۱۲۴۳ھ میں دہلی کے ریذیڈنٹ کے دفتر میں ملازمت کی، رامپور میں محکمہ عدل وانصاف سے منسلک رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا، ان کا مزار اب تک مرجع خلائق اور زیارت گاہ ہے۔